رجسٹرڈ نمبر اے ۹۲۲

ہمارِی زبان

انجمن ترقی اُردو (ہند) علی گڑھ کا پندرہ روزہ اخبار

قیمت فی پرچہ دو آنے — سالانہ چندہ دو روپے

جلد ۱۱ | ۱۵ اپریل ۱۹۵۲ء | ایڈیٹر:- قاضی عبدالغفار | ۱۹ رجب ۱۳۷۱ھ | نمبر ۵۶

کچھ اپنی باتیں

اخبار ہماری زبان کو جاری ہوئے دو سال تین ماہ ہوتے ہیں۔ اس عرصہ میں اس نے جو کام انجام دیئے اور جس قسم کے اداریئے لکھے اس کو جانچنا اور اس کا اندازہ لگانا اہلِ نظر ناظرین کا کام ہے۔ لیکن ہمارے لئے یہ بات انتہائی ہمت شکن ہے کہ جس طرح اس کی ہمت افزائی ہونی چاہئے تھی اور جس طرح اس کا استقبال کرنا چاہئے تھا وہ نہیں ہوا انجمن کی شاخوں نے عام طور سے اس کی اشاعت میں غفلت برتی اور خریدار مہیا کرنے سے اجتناب کیا۔

قابل مبارکباد انجمن کی شاخ حیدرآباد۔ اور صوبہ ایم۔پی کا مرکز ہے۔ کہ جس نے ایک سانس کے لئے اس غفلت کو روا نہیں رکھا۔ حیدرآباد کی شاخ نے اولین یوم اشاعت سے آج تک اس کے خریداروں کی تعداد میں اضافہ کرنا اور اپنی شاخ کے ہر رکن کو اخبار کا خریدار بنانا اپنا فرض قرار دے لیا ہے۔

ایم۔پی ریاستی انجمن ترقی اُردو کے کنوینر جناب عبدالستار صاحب فاروقی مدیر الفاروق کا مشی کا یہ اعلان کہ جب تک کوئی شاخ ہماری زبان کی خریداری منظور نہیں کرتی اس شاخ کا الحاق صوبہ نہیں کیا جاسکتا ہے یہ اعلان بھی بہت مؤثر ثابت ہوا اور ایم۔پی سے برابر خریداری کی درخواستیں وصول ہو رہی ہیں۔ مگر یو۔پی جہاں علاقائی زبان کی تحریک جاری ہے۔ جو اُردو زبان کا ایک ناقابل انکار مرکز ہے۔ جہاں انجمن کی قابل لحاظ شاخیں بھی ہیں اور علاقائی زبان کی تحریک کے سنٹر بھی مگر اخبار کی اشاعت اس صوبہ میں صفر کے برابر ہے یہی حال صوبہ بہار کا ہے۔

مرکزی انجمن کی طرف سے برابر خاموشی کے ساتھ اس کی اشاعت بڑھانے کے لئے اپیلیں بھی کی گئیں مگر وہ اپیلیں سب بیکار ثابت ہوئیں۔ اور اشاعت میں کوئی خاص اضافہ نہ ہو سکا البتہ خسارہ میں اضافہ ہوتا گیا۔ اخبار کے چندے میں اضافہ کرنا کسی طرح مناسب نہیں معلوم ہوتا لہٰذا مجبور ہو کر یہ فیصلہ کیا گیا کہ اس کا حجم کم کر دیا جائے اور اخبار کو بجائے بارہ صفحے کے آٹھ صفحے پر لیتھو میں شائع کیا جائے۔ شاید اس طرح اس کے روز افزوں نقصان کی کسی حد تک روک تھام ہو جائے۔ اور جو لوگ ٹائپ میں اخبار کو پسند نہیں کرتے تھے وہ اب لیتھو میں دیکھ کر اس کی خریداری کی طرف مائل ہو جائیں اور اس ایک سال میں اتنے خریدار مہیا کر دیں کہ یہ اخبار اپنے پیروں پر کھڑا ہو جائے اور پھر بارہ صفحوں میں شائع ہونے لگے۔

ہمیں اپنی زبان کے قدردانوں سے امید ہے کہ وہ صفحات کی کمی کو بطیب خاطر گوارا فرمالیں گے اور اخبار کی اشاعت میں بیش از بیش سعی فرمائیں گے۔

کچھ دوسروں کی باتیں

دہلی میونسپل کمیٹی اور اُردو

جمعیت العلما۔ انجمن ترقی اُردو اور حامیان اُردو تو اس کوشش میں ہیں کہ اُردو زبان کو ہندوستان کے دوسرے تمام صوبوں اور ریلوے اسٹیشنوں تک سے جلا وطن کر دیا گیا ہے یہ بیچاری دہلی اور یو۔پی میں تو ہندی کے ساتھ علاقہ کی زبان قرار دی جائے جہاں کروڑوں کے بولنے۔ پڑھنے اور لکھنے والے ابھی موجود ہیں۔ مگر دہلی میونسپل کمیٹی کے نئے صدر کا اُردو کے متعلق رویا رکب دلچسپی کے ساتھ پڑھا جائے گا۔ جبکہ ایک ممبر مسٹر سہدیو نے اعتراض کیا کہ چیف کمشنر نے سرکاری اعلان شائع کرنے کے لئے "ہندوستان ٹائمز" اور دوسرے اخبارات کو دیئے گئے۔ اردو کے اخبارات "ملاپ" اور "پرتاپ" کو کیوں نہ بھیجے گئے تو صدر صاحب نے فرمایا:-

"یہ اُردو کے اخبارات ہیں۔ ان کو کون پڑھتا ہوگا"

گویا کہ اُردو اخبارات کو کوئی پڑھنے والا نہیں ہوتا اور یہ نہ پڑھنے کے لئے شائع کئے جاتے ہیں۔ یعنی یہ شاید صرف ردی میں فروخت کرنے کے لئے چھاپے جاتے ہیں۔

انتخابات کے زمانے میں دفتر "ریاست" میں چند دوست جمع تھے اور کامیاب ہونے والے ممبروں کے متعلق ذکر ہو رہا تھا تو ایک اخبار نویس دوست نے خوب کہا کہ "دہلی کی سیلف گورنمنٹ کا پہلا حملہ اُردو زبان پر ہوگا کیونکہ یہ ہو نہیں سکتا کہ اسمبلی کے پہلے اجلاس میں ہی دہلی کے صوبہ کی علاقائی زبان صرف ہندی قرار نہ دی جائے۔ اور اُردو کو جلا وطن ہونے کے لئے مجبور نہ کیا جائے" چنانچہ ابھی دہلی کی اسمبلی تو شروع نہیں ہوئی۔ دہلی کی چھوٹی سیلف گورنمنٹ یعنی میونسپلٹی کے صدر کے اُردو زبان کے متعلق اس ریمارک سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ دہلی میں بھی اُردو کا مستقبل کتنا تاریک ہے۔ اور یہاں بھی اُردو کتنے دن کی مہمان ہے۔ (ریاست دہلی)

ہندی اور اُردو کی ترقی کے راستے جداگانہ ہیں

اُردو ہندوستان کے جملہ مذاہب اور فرقوں کے اتحاد کا مظہر ہے

انبالہ میں حکومت ہند کے مشیر تعلیم خواجہ غلام السیدین کی تقریر

انبالہ ۲۴ مارچ۔ حکومت ہند کے مشیر تعلیم جناب خواجہ غلام السیدین نے اپنی ایک تقریر میں اُردو کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ اُردو کا ہندوستان میں خاص درجہ اور اہمیت ہے۔ اس کا پس منظر ہندوستان کی تاریخ سے ابھرتا ہے۔ یہ زبان ہندوستان میں انسانی کلچر کے میل جول ربط و ضبط اور اشتراک و تعاون سے عمل میں آئی ہے۔ یہ اس ملک کے جملہ مذاہب اور فرقوں کے اتحاد کا مظہر ہے۔ یہی وہ زبان ہے جو آج بھی ملک کے ہر حصہ میں بولی اور سمجھی جاتی ہے اور اسی کو ہندوستان کی ترقی میں حصہ لینا ہے۔

آپ نے ہندی کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ ملک کی سرکاری زبان ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب ہی نہیں ہے کہ ایک زبان کو محض اس لئے قربان کر دیا جائے کہ دوسری زبان سرکاری ہے اور اس کی ترویج و ترقی ضروری ہے۔ آپ نے کہا کہ اُردو اور ہندی میں کوئی رقابت نہیں ہے۔ دونوں کے راستے جداگانہ ہیں۔ اُردو ہندی کی ترقی کی راہ میں حائل نہ ہوگی۔ اُردو ہندوؤں، مسلمانوں، سکھوں اور عیسائیوں کی مشترکہ زبان ہے اور لسانی تنازعات کے باوجود ہر فرقہ اس کی خدمت کر رہا ہے۔

حکومت کو اُردو علاقائی زبان تسلیم کرنا پڑے گی

آگرہ میں پنڈت راج ناتھ کنزرو کی تقریر

آگرہ ۱۷ مارچ۔ پنڈت راج ناتھ کنزرو........ نے ایک شاندار ادبی اجتماع کی صدارت کرتے ہوئے کہا کہ اُردو کو کسی خاص فرقہ یا مذہب کی زبان قرار دینا نہ صرف ایک صریح جھوٹ ہے بلکہ اپنے شاندار وطن کی کلچرل ترقی اور اتحاد پر ضرب کاری لگانا ہے۔ اُردو کو مسلمانوں کی زبان کہنا ایک ایسی تاریخی غلطی ہے جس سے رتن ناتھ سرشار، چکبست، پریم چند جیسے نامور ادبا کی کاوشوں پر پانی پھر جاتا ہے۔ پنڈت جی نے اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا کہ آج کل کچھ لوگ زبان جیسے نازک اور اہم مسئلہ کو تعصب کی عینک لگا کر دیکھ رہے ہیں۔

پنڈت جی نے حکومت کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ہم ہندوستان کی سرکاری زبان کا خواہ وہ کوئی زبان ہو احترام کرتے ہیں مگر اُردو کو علاقائی زبان تسلیم نہ کرنا اور وہ بھی دہلی اور یوپی کی جہاں اُردو پیدا ہوئی۔ پھولی پھلی، جمہوریت کے قطعاً منافی ہے۔ آج نہیں تو کل۔ کل نہیں تو پرسوں اردو کو علاقائی زبان تسلیم کرنا پڑے گا۔ کیونکہ یہ حقیقت ہے۔

آخر میں پنڈت جی نے ناشران۔ مصنفین اور شعرا کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ انہیں اب اپنے دقیانوسی موضوعات کو چھوڑ کر آگے بڑھنا چاہیے اور بچوں اور عورتوں کے لئے اصلاحی لٹریچر فراہم کرنا چاہیے۔

انجمن کی خبریں

انجمن ترقی اُردو شاخ علی گڑھ کے ابتدائی ممبروں کا ایک جلسہ عام ۵ مارچ سنہ ۱۹۵۲ء کو ۹ بجے شب دفتر اخبار "جمہور" میں منعقد ہوا جس میں سال رواں کے لئے حسب ذیل عہدیداران کا انتخاب عمل میں آیا۔

۱۔ صدر — حکیم آنند سروپ صاحب بسمل
۲۔ نائب صدر — سید نائب حسین صاحب کاظمی۔
۳۔ سکرٹری۔ — ریاض الرحمٰن خاں شروانی ایم اے
۴۔ جوائنٹ سکرٹری — ماسٹر محمد ابرار احمد صاحب رضوی۔
۵۔ خزانچی — مرزا ابراہیم بیگ صاحب۔

صدر صاحب کو اختیار دیا گیا کہ وہ دس اراکین کی مجلس عاملہ سکرٹری کے مشورے سے نامزد کردیں۔ چنانچہ انھوں نے بعد میں حسب ذیل حضرات پر مشتمل مجلس عاملہ نامزد کی۔

۱۔ سید جرار حیدر صاحب وکیل
۲۔ محمد محسن قریشی صاحب ایم ایس سی (علیگ)
۳۔ مولوی سراج الحق صاحب قریشی ایم اے (علیگ)
۴۔ مولوی عبدالشاہد خاں صاحب شروانی۔
۵۔ عبدالصبور خاں صاحب عارف شروانی بی اے (علیگ)
۶۔ حکیم سید محمد احمد صاحب خیری۔
۷۔ صاحب سنگھ چترا صاحب۔
۸۔ خواجہ محمد سلیمان صاحب۔
۹۔ محمد احسن صاحب صدیقی ایم اے (علیگ)
۱۰۔ محمد یوسف صاحب ذوق کرکی۔

انجمن کی مقامی شاخ کا دستور ترتیب دینے کے لئے ایک سب کمیٹی مقرر کی گئی جس کا ممبر صدر اور سکرٹری کے علاوہ حسب ذیل حضرات کو منتخب کیا گیا۔

۱۔ سید جرار حیدر صاحب۔
۲۔ حکیم سید محمد احمد صاحب خیری۔
۳۔ ماسٹر ابرار احمد صاحب رضوی۔

علاقائی زبان کی مہم شروع کرنے کا کام مجلس عاملہ کے سپرد کیا گیا۔

۹ر مارچ کو ۵ بجے شام انجمن کی مقامی شاخ کی مجلس عاملہ کا جلسہ صدر صاحب کے دولتکدے پر منعقد ہوا۔ جس میں مرکزی انجمن سے الحاق کی درخواست کی گئی۔ کافی غور و فکر کے بعد طے پایا کہ علاقائی زبان کی مہم کا کام محلہ وار ممبران مجلس عاملہ کے سپرد کیا جائے۔ اس مقصد کے لئے نقشہ تیار کرنے کا کام سکرٹری اور جوائنٹ سکرٹری کے سپرد کیا گیا جوائنٹ سکرٹری صاحب نے فہرستوں کی نقل مہیا کرنے کی ذمہ داری اپنے سر لی۔ بعد میں سکرٹری اور جوائنٹ سکرٹری نے علی گڑھ کے محلوں کا حلقہ وار نقشہ مجلس عاملہ کے سامنے پیش کیا اور طے پایا کہ فی الحال حلقۂ اول، حلقۂ پنجم اور حلقۂ ہشتم میں کام شروع کیا جائے۔ حلقۂ اول کے کام کا ذمہ دار ریاض الرحمٰن شروانی کو حلقۂ پنجم کا مرزا ابراہیم بیگ صاحب کو اور حلقۂ ہشتم کا ماسٹر ابرار احمد صاحب کو بنایا گیا۔ مسلم ویمنس کالج میں محترمہ ممتاز جہاں حیدر صاحبہ اور یونیورسٹی میں محمد ہاشم قدوائی صاحب اور محمد عثمان صدیقی صاحب کام کر رہے ہیں۔ دیہات میں بھی کام شروع ہوگیا ہے جس کے ذمہ دار عبدالصبور خاں صاحب عارف شروانی رئیس بھیکم پور ہیں۔

اجمیر شریف:

۸ر مارچ کی شب میں انجمن ترقی اردو اجمیر کا پہلا ماہانہ مشاعرہ نواب خادم حسین خاں صاحب خادم کی صدارت میں ہوا۔ مشاعرہ کا آغاز جناب صدر کی عارفانہ غزل اور غالب مرحوم کی نعت سے ہوا جو قدسی کی مشہور کلام کی تضمین ہے۔ مولوی ابو العرفان حبیب اللہ خاں صاحب نعمانی نے اردو زبان کے مسئلے پر تقریر فرماتے ہوئے یہ بتایا کہ پرتھی راج کے درباری شاعر کی کتاب پرتھی راج راسو میں بہ کثرت عربی کے الفاظ پائے جاتے ہیں اور خواجہ غریب نواز کی تشریف آوری نے اتحاد و یک جہتی کی ایک مثال قائم کی ہے جس میں مذہب و ملت کی قید نہیں ہے تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اردو کی تاریخ میں اجمیر کی ادبی خدمتوں کا ایک روشن باب ہوگا۔ سید ابو البقا صاحب اسسٹنٹ ڈائرکٹر محکمہ تعلیمات اجمیر پروفیسر سید اکبر علی صاحب صدر شعبۂ فارسی و اردو گورنمنٹ کالج اجمیر پروفیسر تہذیب الحسن مولوی سید قاضی الاسلام ناظم اعلیٰ جمعیۃ العلماء صوبۂ راجستھان مولوی سید منظور الحسن صاحب برکاتی سکرٹری انجمن ترقی اردو ٹونک راج، بہروپ نرائن سنگھ صاحب ایڈوکیٹ، پدم چند جین گوپال نرائن صہبا صاحبان آخر تک شریک مشاعرہ رہے۔

آگرہ۔

۱۰ر مارچ کو حاجی حامد حسن صاحب قادری صدر شعبۂ فارسی سینٹ جانس کالج آگرہ کے دولت خانے پر آگرہ کے حامیان اردو کا ایک اجتماع ہوا جس میں مرکزی انجمن کے نمائندہ خصوصی جناب تقی صاحب بھوروی نے علاقائی زبان کی وضاحت فرماتے ہوئے زبان اور قومیت کے اہم ترین مسئلے پر تقریر کی اور حاضرین سے اپیل کی کہ وہ اردو کو علاقائی زبان تسلیم کرانے کی مہم کو کامیاب بنائیں۔ ورنہ اگر یہ ذہن ہماری کوتاہیوں کی بہ دولت ہمارا یہ دستوری حق ہم سے چھن جائے گا تو ہم اپنی قومیت کے صحیح مفہوم سے دور جا پڑیں گے اور یہ ہماری سب سے بڑی ناکامی ہوگی۔ زبانیں قوموں کی زندگی کا ورق الٹ دیتی ہیں اور قومیت کا معیار بلند کر دیتی ہیں آپ کی تقریر کی تائید حاجی محمد انوار الحق صاحب اور مولانا قادری صاحب نے کی اور طے پایا کہ انجمن ترقی اردو آگرہ جو اب تک سینٹ جانس کالج آگرہ میں قادری صاحب کے زیر نگرانی کام کر رہی ہے اپنی ترتیب و توسیع کے ساتھ کام کرے گی اور علاقائی زبان کی تحریک اور دستخطوں کی مہم کا کام میکش اکبرآبادی صاحب کی نگرانی میں انجام پائے گا جو صوبائی اردو [illegible] زبان کمیٹی کے ممبر ہیں۔

ٹونڈلہ

ٹونڈلہ ضلع آگرہ کے حامیان اردو کی دعوت پر جناب قمر صاحب بوروی نمایندہ خصوصی انجمن ترقی اردو ہند بتاریخ ۱۵ مارچ کو ۹ بجے صبح ٹونڈلہ پہنچے۔ اسٹیشن پر آپ کا خیر مقدم کیا گیا اور ایک جلسہ ٹاؤن ہال کی جامع مسجد میں زیر صدارت جناب ڈاکٹر حافظ تاج محمد صاحب منعقد ہوا۔ قمر صاحب نے زبان کی حفاظت کے سلسلے میں انجمن کی مساعی اور زبان تحریک کو کامیاب بنانے کی اپیل کی اور فرمایا کہ اردو کسی زبان کی حریف نہیں ہے وہ حکومت سے اپنا جائز حق مانگتی ہے جو دستور ہند دفعہ ۳۴۷ کی رو سے دیا گیا ہے۔ زبان کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ہر زبان کا ایک مزاج ہوتا ہے اور اسی اعتبار سے اس زبان کے بولنے والوں کا مزاج بنتا ہے۔ تہذیب، قومیت اور شرافت کی زندگی ملتی ہے۔

حاضرین نے علاقائی زبان کو کامیاب بنانے کے لئے فوراً انجمن کی شاخ قائم کی اور حسب ذیل حضرات منتخب ہوئے۔

ڈاکٹر حافظ تاج محمد صاحب	صدر
وہاب الدین صاحب سبزچین	نائب صدر
شفیع الدین احمد صاحب	سکریٹری
فخرالدین خاں صاحب غوری	جوائنٹ سکریٹری
ظہور احمد صاحب	جوائنٹ سکریٹری
احمدی خاں صاحب	خازن
خیر اللہ صاحب	
انجیری صاحب	
اسمٰعیل صاحب مشاہد	
حماد علی صاحب نقوی	
ماسٹر غازی الدین	
ماسٹر بشیرالدین صاحب	
افتخار احمد خاں صاحب	
پیر غلام صاحب	اراکین

مظفر نگر

انجمن ترقی اردو مظفر نگر نے دس ہزار سے زائد دستخط حاصل کر لئے ہیں۔ ڈیڑھ لاکھ کے قریب دستخطوں کے لئے فارم تمام شہر و ضلع میں تقسیم ہو چکے ہیں آنے والے دو ماہ میں کارکنان انجمن مظفر نگر سخت محنت اور جانفشانی سے اس مہم کے چلانے کا عزم کر چکے ہیں۔ اپریل سنہ ۱۹۵۲ء میں جناب شکورالدین احمد صاحب کیفؔ بی۔ اے (علیگ) سکریٹری انجمن اور انجمن کے خصوصی نمایندہ جناب شمس الحسن صاحب شمسؔ اور جناب اقبال احمد صاحب رکن مجلس عاملہ انجمن ہذا مواضعات کا دورہ کریں گے۔ ڈیڑھ لاکھ دستخطوں کے لئے حاصل کرنے کے پیش نظر یہ اقدام نہایت ضروری ہے۔ جن علاقوں میں کام شروع کیا جا چکا ہے وہاں اس دورہ سے نئی اسپرٹ پیدا ہوگی اور جہاں ابھی تک کام نہیں ہوا ہے وہاں اس مہم کی داغ بیل ڈالدی جائے گی۔ نصیرالدین صاحب آزاد شیرپوری اس مہم کو متعدد دیہات میں بڑی مستعدی اور جانفشانی سے انجام دے رہے ہیں۔ شہر میں عبدالرحیم صاحب صوفی۔ ضمیرالدین صاحب اور منشی شیام لال صاحب (ساٹھ سالہ بزرگ ہیں) ہمارے سرگرم کارکن ہیں۔ جمیعۃ العلماء شہر مظفر نگر نے بھی اپنے ایک حالیہ مجلس منتظمہ کے اجلاس میں تعاون کی تجویز پاس کی ہے تین ہزار پانچسو دستخطوں کے لئے فارم انہیں دیدیئے گئے ہیں۔ محبان اردو سے ایک بار پھر گذارش ہے کہ مہم اردو کو کامیاب بنانے میں انجمن مظفر نگر کا ہاتھ بٹائیں۔ صدر انجمن جناب شکورالدین احمد صاحب کیفؔ بی۔ اے (علیگ)، خطیب احمد ایوبی سکریٹری انجمن محلہ کھارپارہ سے فارم کسی وقت بھی حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

ضلع مراد آباد میں انجمن بقائے ادب کی سرگرمیاں

ضلع مراد آباد میں جو محضر نامہ کی مہم انجمن بقائے ادب نے شروع کر رکھی ہے۔ وہ اب پورے ضلع میں پھیل چکی ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں مختلف مقامات سے آمدہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ الیکشن کے بعد تائیدی دستخطوں کی مہم پھر پورے زور شور سے شروع ہوگئی ہے۔ سنبھل میں انجمن بقائے ادب کی شاخ جو ایک مدت سے ادبی خدمت انجام دے رہی ہے بڑی شد و مد کے ساتھ دستخط حاصل کر رہی ہے۔

قصبہ بلاری سانہ میں حکیم افتخار احمد صاحب نے اپنے کوٹہ کے دستخط پورے کر لئے ہیں اور مزید فارم منگائے ہیں۔ اخوان پور سے جناب ذوالفقار حسین صاحب اور ماسٹر جمیل حسن صاحب نے بلاری سے مزید فارم طلب فرمائے ہیں۔

ڈیلی کاسیت سے جناب احمد ربانی صاحب سکریٹری انجمن بزم ادب تحریر فرماتے ہیں کہ وہاں تائیدی دستخطوں کی مہم جاری کی جا چکی ہے۔ پورے شہر کو متعدد حلقوں پر تقسیم کرکے سب کمیٹیاں بنادی گئی ہیں۔ اراکین کمیٹی گھر گھر جاکر دستخط حاصل کر رہے ہیں۔ تحصیل ٹھاکر دوارہ، بھوجپور، محمود پور ماڑھے، اور کانٹھ وغیرہ میں بھی کام کی رفتار تسلی بخش ہے۔

شہر مراد آباد میں اس سلسلہ میں جناب غلام احمد خاں صاحب سکریٹری خدام المصطفےٰ، جناب مولوی محمد قاسم صاحب صدر گاندھی مشن، جناب گریش چندر صاحب سکسینہ، جناب ظہیر محسن صاحب نقوی، جناب فدا حسین صاحب عباسی۔ جناب جمال صاحب، جناب عاصم صاحب سائلؔ صاحب اور مجلس احرار خدام تعلق مراد آباد کے اراکین کے اسمائے گرامی قابل ذکر ہیں۔

اپنے دیس کی خبریں

انجمن اقبال کانپور کے سالانہ اجلاس

یوم حسرت و یوم چکبست کی تیاریاں

انجمن اقبال کانپور کے سالانہ اجلاس جو یوم حسرت اور یوم چکبست اور ایک مشاعرہ پر مشتمل تھے اور ۲۵، ۲۶ اور ۲۷ فروری کو ہونے والے تھے بوجہ شہادت جناب حاجی محمد ہمایوں صاحب رئیس باشندہ [illegible] ملتوی ہو گئے تھے جس کا اعلان پہلے کیا جا چکا ہے۔ اب آئندہ ماہ اپریل ۱۹۵۲ء کی ۲۴، ۲۵، ۲۶ کو پھر منعقد ہو رہے ہیں۔ جس کی تیاریاں شروع کر دی گئی ہیں۔

سالانہ اجلاس کو ہر طرح کامیاب اور یادگار بنانے کے لئے انجمن کوشش کی جا رہی ہے۔ اس سلسلہ میں عوام سے اور صاحب ذوق اور ادب نواز حضرات سے خصوصاً التماس ہے کہ وہ ہماری ہر طرح سے اعانت فرمائیں گے۔ انجمن ہر امداد کو بخوشی اور شکریہ کے ساتھ قبول کرے گی۔ رئیس جعفری۔ امروہوی۔ جنرل سکریٹری

بتیا ۱۶ مارچ ۱۹۵۲ء کو سجاد لائبریری کی جنگی مسجد میں بتیا سب ڈویژن کے قریب قریب تمام اردو دوست حضرات کا ایک عام جلسہ زیر صدارت جناب مولانا ریاض احمد صاحب مدظلہ منعقد ہوا۔ سب سے قبل مولانا ریاض احمد صاحب نے ایک پر بصیرت افروز تقریر کی۔ اپنی تقریر کے دوران میں مولانا موصوف نے اردو زبان کی موجودہ زبوں حالی اور اردو کے لئے وقت کی اہم ضرورت کی طرف عوام کی توجہ مبذول فرمائی

بعد ازاں صدر کی اجازت سے جناب عبدالسلام صاحب ایم اے کنوینر انجمن ترقی اردو بتیا نے جلسہ کے انعقاد کے مقصد سے حاضرین جلسہ کو مطلع کیا اور اپیل کی کہ وقت کی ضرورتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے بتیا سب ڈویژن میں بہار ریاستی انجمن ترقی اردو کی شاخ سب ڈویژنل انجمن ترقی اردو قائم کیا جائے اور ساتھ ہی ساتھ عوام سے اپیل بھی کی۔

صدر مذکور کی تقریر کے بعد جناب مولانا عبدالحکیم صاحب آزمان ہیڈ مولوی مشن اسکول بتیا نے ایک لمبی تقریر میں کارکنان انجمن کو نہایت سرگرمی سے کام کرنے کی تلقین فرمائی اور اپنے گذشتہ تجربات سے انہیں مستفید فرمایا۔ سب کے بعد جناب مسعود عالم صاحب نے لوگوں سے اپیل کی کہ دستخطی مہم میں انجمن کا ہاتھ بٹائیں۔

بعد ازاں سب ڈویژنل انجمن ترقی اردو کی تشکیل عمل میں آئی۔

جناب مولانا ریاض احمد صاحب صدر

جناب مولانا سید عبدالحکیم صاحب آزمان۔ نائب صدر

جناب مولانا عبدالسلام صاحب وکیل جنرل سکریٹری منتخب ہوئے۔

مینا پور ۱۰ مارچ ۱۹۵۲ء حامیان اردو تھانہ وارث نگر ضلع دربھنگہ کی ایک عام میٹنگ ہوئی۔ جلسہ کی صدارت حضرت آسی مینا پوری جنرل سکریٹری ادبستان نے کی۔ یہ جلسہ دستخطی مہم اردو کو علاقائی زبان بنوانے کی مہم کی تحریک کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنانے کے لئے کیا گیا تھا۔ صاحب صدر نے بہار ریاستی انجمن ترقی اردو پٹنہ کی تحریک پر جو زیر نگرانی انجمن ترقی اردو (ہند) علی گڑھ صوبہ بہار میں دستخطی مہم چلا رہی ہے۔ دستخطی والی تحریک کے مقصد اور نتیجہ کو واضح کیا۔ [illegible] کی نزاکت کا خیال کرتے ہوئے بستی کے [illegible] نے صدر محترم کو یقین دلایا کہ اگرچہ ہم لوگ کام کر رہے ہیں ہم رفتار اور بھی تیز کر دیں گے۔ کوئی طریقہ [illegible] اردو کا چھینا نہ جائے اس کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک [illegible] کمیٹی کا انتخاب عمل میں آیا۔ کمیٹی کے کنوینر حضرت آسی مینا پوری بالاتفاق چنے گئے۔

بزم ادب مرشدا ۲ مارچ ۱۹۵۲ء کو بزم ادب مرشدا پورنیہ شاخ انجمن ترقی اردو پٹنہ کا غیر معمولی جلسہ زیر صدارت جناب محمد منظور الحق صاحب امین منعقد ہوا۔ بزم ادب نے اردو دستخطی مہم کو پورنیہ ضلع کے کوڑھا تھانہ میں کامیاب بنانے کی، علاوہ کی تقریباً ساڑھے تین ہزار دستخط بزم ادب مرشدا کو فراہم ہو چکے ہیں۔ مندرجہ ذیل بستیوں میں ذیل کے احباب دستخط فراہم کرنے میں مشغول ہیں۔

(۱) مرشدا۔ حافظ عبدالباقی، عبدالباری صاحب، محمد نذیر الحق صاحب، محمد سلیم صاحب۔

(۲) بھاگ اور پردیا۔ حافظ محمود، حبیب الرحمن صاحب، احمد علی صاحب ناچیز۔

(۳) سیلو تر اور اسلام پور۔ حبیب الرحمن، منشی سعید۔

(۴) کاتیا، کیتیش پور، سوسا۔ بشارت کریم، انوار الحق صاحب، محمد شفیع صاحب شیدا۔

(۵) رامپورہ، [illegible]۔ مولانا [illegible] صاحب دیوبندی، محمد مفتی صاحب، سلیم الرحمن صاحب۔

(۶) [illegible] گرہان، چاتر۔ محمد عادل [illegible]، محمد حسن صاحب شیفتی، نیر الدین صاحب، ابوالفضل صاحب

(۷) دیالپور، بجرسیہ۔ فتح راحم صاحب، رفاقت حسین صاحب، عبدالشکور صاحب، نصیر الدین صاحب۔

کیلکا، ساجد حانی وغیرہ۔ محمد عثمان صاحب صدر انجمن تبلیغ الاسلام، ابونعیم حکیم عبدالقدیم صاحب صدر بزم ادب مرشدا۔ محمد منظور الحق صاحب امین۔ حافظ شمیم الدین صاحب۔ بھیش پور اور جھیری۔ مولوی کامل صاحب دیوبندی۔ مولوی یونس صاحب۔ اور محمد شمیم صاحب مجبور۔

کلیم احمد آبادی کا جشن جوبلی

احمد آباد کے مشہور شاعر حضرت کلیم احمد آبادی کا جشن جوبلی بزم قریش کی جانب سے آخر مئی سنہ ۵۲ء میں منانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں ملک کے مشاہیر شعراء اور ادباء کو مدعو کیا جائے گا۔ جوبلی کے انتظامی امور اور پروگرام کے کرنے کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی ہے جس میں احمد آباد کے مشاہیر اور ذمہ دار اصحاب شامل ہیں۔

سکریٹری جمیل کلیمی
بزم قریش۔ احمد آباد

آگرہ میں انجمن ترقی اُردو کے قیام کی تجویز

حامیان اُردو میں اختلافات ختم

آگرہ ۲۸ مارچ۔ انجمن ترقی اُردو (ہند) علی گڑھ کے جنرل سکریٹری قاضی عبدالغفار صاحب کی تحریک پر آگرہ کے ہمدردان انجمن کا ایک اجتماع ۲۲ مارچ کو بمکان مولانا حامد حسین قادری منعقد ہوا۔ قاضی عبدالغفار صاحب اپنی علالت کے سبب سے اس جلسہ میں شریک نہ ہو سکے اور انہوں نے مولانا نیر بھوروی کو اپنا نمائندہ بنا کر جلسے میں شریک ہونے کے لئے بھیجا۔

جلسہ محمد ابراہیم صاحب ایڈوکیٹ کی صدارت میں شروع ہوا۔ شہر کے ہر وارڈ کے نمائندے جلسہ میں شریک تھے۔ سب سے پہلے نیر صاحب نے اردو زبان کی اہمیت اور اس کے تحفظ و بقا کی ضرورت پر روشنی ڈالتے ہوئے انجمن ترقی اُردو (ہند) کی خدمات کا تفصیل سے ذکر کیا اور یہ بتایا کہ ہند کے موجودہ آئین کی دفعہ ۳۴۰ کی رو سے اردو کے بقا کی صرف ایک یہی صورت ہے کہ صوبائی زبان کا مقدمہ آئینی طور پر حکومت کے سامنے پیش کیا جائے اور انجمن ترقی اردو اس مقدمہ کی وکالت کرے۔ ایسی صورت میں انجمن کو اُردو کے ہر بہی خواہ اور ہمدرد کے تعاون کی ضرورت ہے۔

مولانا نیر بھوروی نے آگرہ کی سرگرمیوں پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ علاقائی زبان کی مہم یہاں جن لوگوں نے شروع کی ہے ان لوگوں نے غیر آئینی طور پر ایک انجمن بنا لی ہے جس کو مرکز سے الحاق بھی حاصل نہیں ہوا ہے علاوہ اس کے اس غیر آئینی انجمن کا انتخاب بھی شہر کے نمائندہ جلسہ میں نہیں ہوا جس کا اثر یہ ہوا کہ اس انجمن کو آگرہ کے بہی خواہان اردو کا پورا پورا تعاون حاصل نہیں ہو سکا ہو۔ لہذا ضرورت اس امر کی ہے۔ ہمدردان اردو زبان کی خدمت کے سلسلے میں ہم آہنگی کے ساتھ کام کریں۔ حاضرین نے اس تجویز کی تائید کی۔ مولانا نیر کی تقریر کے بعد انوار الحق صاحب نے حاضرین سے درخواست کی کہ وہ وقت کی نزاکت کو محسوس کریں اور اردو کی خدمت کے سلسلے میں اپنے ذاتی اختلافات اور سیاسی یا مذہبی معتقدات کو بالائے طاق رکھ کر یکجہتی اور ہم آہنگی کے ساتھ اُردو کو بچانے کے لئے مصروف ہوں۔

انوار الحق صاحب کی تقریر کے بعد حامد حسن صاحب قادری نے تقریر کی اور حاضرین کو بتایا کہ نہ کسی نئی جماعت کی تشکیل کی ضرورت ہے نہ الحاق کی، بلکہ سینٹ جانسن کالج آگرہ کی انجمن ترقی اُردو کا الحاق مرکزی انجمن سے ۳۰ (تیس) سال پہلے ہو چکا ہے۔ جو نہایت خاموشی کے ساتھ اُردو کی خدمت انجام دے رہی ہے۔ آج اگر شہر میں انجمن ترقی اردو کی ضرورت ہے تو بجائے کسی نئی انجمن کی تشکیل کے مرکزی انجمن کو چاہئے کہ وہ کالج کو وقت کے تقاضوں کے مطابق توسیع کرکے کالج کی حدود سے نکال کر شہر میں لے آئے۔

مولانا قادری کی تقریر کے بعد تمام حاضرین نے مولانا نیر بھوروی سے درخواست کی کہ یہی شکل نہایت موزوں اور آئینی اعتبار سے درست ہے اور اس طرح سے شہر کے ہمدردان اردو اور موجودہ غیر آئینی جماعت میں جو اختلافات ہیں وہ خود بخود مٹ جائیں گے اور اُردو کے تحفظ و بقا کی کوشش میں ہر شخص نہایت سرگرمی سے حصہ لے گا۔

مولانا اخلاق حسین صاحب نے جو موجودہ غیر آئینی انجمن کے نائب صدر تھے جلسہ میں نیر بھوروی کو یقین دلایا کہ انہیں اور ان کی جماعت کو صرف اردو کی خدمت کرنی ہے۔ وہ اُردو کی خدمت کے سلسلے میں ہر اس تجویز کا نہایت دلی کے ساتھ خیر مقدم کرنے کو تیار ہیں جسے نیر صاحب مناسب اور موزوں [illegible] ہیں۔

عالی جناب مولوی عبدالقادر صاحب صدیقی

برہان پور ۳ اپریل سنہ ۱۹۵۲ء نائب وزیر تعلیم صوبہ متوسط و برار اپنے دورہ کے سلسلہ میں یہاں تشریف لائے اس دن صرف چار گھنٹے شہر برہانپور میں آپ کا قیام رہا۔ مقام مسرت ہے کہ آپ نے اپنی انتہائی مصروفیت کے باوجود جامعہ اُردو علی گڑھ کے برہانپور سینٹر سے کامیاب ہونے والے طلبہ کی درخواست پر اپنا دس منٹ کا قیمتی وقت عطا فرما کر عصرانہ قبول فرمایا نیز چند اراکین انجمن ترقی اُردو برہانپور و عمائدین شہر کی موجودگی میں اپنے دست خاص سے کامیاب طلبہ کو سندیں تقسیم فرمائیں جس کے لئے رجسٹرار جامعہ اُردو علی گڑھ بھی آپ کے شکر گزار ہیں۔

حافظ محمد یوسف خاں
مہتمم امتحانات جامعہ اردو علی گڑھ
برہان پور سینٹر

نئی کتابیں

لب و رخسار

مصنف: - انجم اعظمی۔
ناشر: - آرٹ اکیڈیمی علی گڑھ
قیمت: - دو روپئے۔

پچھلے دو تین برسوں میں جن شعراء نے ادبی حلقوں میں اپنے آپ کو روشناس کرایا ہے۔ ان میں انجم اعظمی کا بھی ایک مقام ہے۔ ان کی نظمیں ہندوستان و پاکستان کے تقریباً بھی مقتدر رسالوں میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ انہوں نے اپنی منتخب نظموں کو ایک مجموعے کی صورت میں ترتیب دیا ہے ان نظموں کو تاریخ وار جس طرح مرتب کیا گیا ہے۔ اس سے اُن کے ذہنی ارتقاء اور اس کے ماحول کی تلخیوں اور رنگینیوں کا پتہ چلتا ہے۔ یہ دیکھ کر مسرت ہوتی ہے کہ نئے شعراء اب کافی سوچ سمجھ کر کہنے لگے ہیں اور ان کے کلام میں موضوع اور پیرایۂ اظہار کا بڑا خوش گوار امتزاج ملتا ہے۔

ادھر کچھ دنوں سے ہمارے یہاں ایک عجیب رجحان پیدا ہو گیا تھا کہ شاعروں نے اپنے افکار کو صرف مخصوص مسائل تک محدود کر دیا تھا۔ جس کی وجہ سے ہم زندگی کو بہ حیثیت کل دیکھنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے تھے۔ انجم اعظمی نے اپنی منتخبہ نظموں میں نیا اور صحت مند شعور ظاہر کیا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ اس مجموعے میں عشق کا تصور ترقی یافتہ ہے اور زندگی کو دیکھنے کے لئے شاعر نے جو زاویہ نظر اختیار کیا ہے اس میں بڑا توازن اور سلیقہ ہے۔ "میرے ندیم" "یہ بادلوں کا تبسم" "شعلۂ دل" "ڈوبتے چاند کے سائے میں" "تجدید" "شب تنہائی" "زنجیر" ایسی نظمیں ہیں جو شدت احساس اور فنی رچاؤ کا بڑا اچھا نمونہ ہیں اس مجموعہ میں سب سے اچھی نظم موت سے پہلے ہے جو اپنے طرز فکر، وسعت تخیل نیز زندگی کے ایک بیکراں تصور کے اعتبار سے بہت ممتاز ہے۔

سازِ لرزاں

[غلام ربانی تاباں کے کلام کا مجموعہ۔ انڈین لٹریچر سوسائٹی جامعہ نگر۔ دہلی نے شائع کیا قیمت دو روپیہ مرآنہ]

کرشن چندر نے اپنے پیش لفظ کو ان الفاظ پر ختم کیا ہے کہ "اردو کی ترقی پسند شاعری نے تاباں سے بڑی امیدیں وابستہ کر رکھی ہیں"۔ تاباں دور جدید کا ایک جوان تصور لے کر اس راہ پر نکلے تھے۔ ان کی شاعری کا ارتقا بالکل قدرتی ہوا۔ یعنی وہ حسن و عشق کی روح پرور وادیوں سے نکل کر رفتہ رفتہ زندگی کی روح فرسا نظاروں کی دنیا میں آ گئے۔ انہوں نے "گھاٹ کی ایک لڑکی" کی "اچھی جوانی روپ نرالا" کے واسطے "کیف و مستی کی . . . ت سے" اپنی شاعری کی صبح کا دامن بھرا لیکن اس راہ کی چند منزلیں طے کر کے وہ سوچنے لگے کہ

حسین رات محبت کی شادمانی کی
وہ ابتدا تھی مری دکھ بھری کہانی کی

اس ابتدا سے ان کی شاعری کے ارتقا نے ایک اور پہلو بدلا اور شاعر کے لبوں پر کچھ نئی نئی ... آنے لگیں اب اس نے دیکھا کہ

ظلمتوں میں گھر گیا ہے زندگی کا قافلہ
اس سیہ خانہ میں شمع فکر کو روشن کریں
چل رہی ہیں آج جنگ زرگری کی آندھیاں
ہم چراغ آدمیت کو تہِ دامن کریں

اس کروٹ کے بعد تاباں اعتراف کرتے ہیں کہ

لیکن ظلمت کو تو میں دل کا گھر سمجھا تھا میں
صبح کاذب تھی مگر تابانِ سحر سمجھا تھا میں

اس طرح شاعر نے

سوادِ مرگ آخر حیات ڈھونڈ ہی لی

اور تاباں کی حقیقت شناسی نے اپنی شاعری کا دامن عوامی زندگی کے درد و کرب سے باندھ لیا۔ اب شاعر اپنے تصورات کے ہر زاویہ پر دیکھنے لگا کہ

انسان کے خوابوں کے تاباں تعبیر ابھرتی آتی ہے
ایک عالم تازہ کی جیسے تصویر ابھرتی آتی ہے
ظلمات کا افسوں ٹوٹ چکا مدھوق تماشے دب چکے
تاریک اُفق کے دامن پر تنویر ابھرتی آتی ہے

یہی شاعر کا پیام ہے "یہی وہ نوید حیات جو وہ عوام کو دے رہا ہے۔ کتنے ہی حساس شاعر اور فن کار ہیں جنہیں بادلوں کی گرج نے بیدار کر دیا ہے اور جن کی آنکھوں کو بجلیوں کی چمک نے روشنی عطا کی ہے۔ تاباں کے کلام کا یہ مجموعہ ان کے شاعرانہ افکار کے ارتقا کا ایک نقشہ ہے۔

"دیکھئے"

اس دائرے ◯ میں اگر سرخ نشان تو نہیں ہے اگر ہے تو سمجھ لیجئے کہ اس کے بعد آپ کو ایک اخبار اور ملے گا اس پر آپ کا چندہ خریداری ختم ہو جائے گا مبلغ دو روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھیج کر اپنی خریداری کی تجدید کرا لیجئے۔ اور اپنی فرض شناسی کا ثبوت دیجئے۔

"مینیجر"

انجمن کی نئی کتابیں

(۱) پرچھائیں۔ آصف علی صاحب گورنر اڑیسہ کے قلم کا ایک شاہکار، فلسفۂ حیات اور اس کے حقائق شاعرانہ تخیل کے پردے میں۔ اعلیٰ قسم کے کاغذ بہترین ٹائپ کی طباعت۔

قیمت چار روپیہ

(۲) مشترکہ زبان۔ راشٹر بھاشا کے سوال پر مہاتما گاندھی کے خیالات جو اس وقت نظر انداز کئے جا رہے ہیں ٹائپ کی اعلیٰ طباعت۔ مرتبہ انجمن ترقی اردو۔

قیمت چار روپیہ آٹھ آنہ

(۳) یادگار حالی۔ بیگم صالحہ عابد حسین کی مرتب کی ہوئی سوانح عمری جس میں حضرت حالی کی سیرت اور ان کی شاعری کے دلنواز پہلو واضح کئے گئے ہیں طباعت نفیس۔

قیمت چار روپیہ چار آنہ

(۴) حیات سر سید۔ مرتبہ مولوی نور الرحمٰن۔ سر سید کی زندگی پر ایک مختصر مگر جامع تبصرہ ہے طباعت نفیس ہے۔

قیمت تین روپیہ آنے

(۵) حیات اجمل۔ مرتبہ قاضی عبد الغفار صاحب۔ حکیم اجمل خاں مرحوم کی سوانح حیات جس میں مسیح الملک کے کردار کو ان کے زمانہ کی سیاسی تاریخ کے پس منظر میں پیش کیا گیا ہے۔ اس کتاب کا مخصوص پہلو یہ ہے کہ وہ سوانح عمری بھی ہے اور اس زمانہ کی سیاسی تاریخ بھی جبکہ حکیم صاحب مرحوم قومی لیڈروں کی صف اول میں اپنا مقام رکھتے تھے طباعت نفیس۔

قیمت آٹھ روپیہ

(۶) مذہب اور دھرم۔ انسان کی مذہبی و اخلاقی زندگی اور اسلام اور ہندو دھرم کے متعلق مہاتما گاندھی کے نظریات اور عقائد کا یہ صحیح خاکہ انہی کی تحریروں سے قاضی عبد الغفار صاحب نے مرتب کیا۔ طباعت ٹائپ۔

قیمت چار روپیہ

(۷) ایک مشرقی کتب خانہ۔ ترجمہ مولوی مبارز الدین رفعت صاحب پٹنہ کی مشہور خدا بخش لائبریری کا یہ ایک نہایت دلچسپ خاکہ ہے جس میں یورپ کے ایک عالم نے عالمانہ نظر سے مرحوم خدا بخش خاں کے اس کارنامہ کا مطالعہ کیا ہے۔ طباعت نفیس۔

قیمت تین روپیہ

(۸) نفسیات اقوام۔ از پروفیسر مسعود ولی الرحمٰن مرحوم۔ یہ پروفیسر ہارڈ بارٹ کے ایک مضمون کا ترجمہ ہے جنہوں نے نفسیات کے نقطۂ نظر سے اقوام اور ان کے تاثرات پر بہت گہری نظر ڈالی ہے۔ طباعت ٹائپ۔ قیمت ایک روپیہ ۱۲ آنے

(۹) ادبی قومی تذکرے۔ ایک پختہ کار ادیب اور جرنلسٹ کی حیثیت سے کول صاحب کو سارا ملک پہچانتا ہے ان کے مضامین میں وزن ہوتا ہے اور ان کی باتوں میں لوچ ہوتا ہے۔ موصوف کے مضامین کا رخ مختلف موضوعات پر حاوی ہیں، یہ مجموعہ ادبی اور معلوماتی حیثیت کے اعتبار سے اس قابل ہے کہ ہر کتب خانہ میں موجود ہو طباعت نفیس۔

قیمت چھ روپیہ ۸ آنے

(۱۰) کچھ زر کی بابت۔ ابو سالم صاحب ایم اے (علیگ) نے اس کتاب میں یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ زر کیا ہے؟ ہمارے سماج میں زر کی اہمیت، زر کی قسمیں، کیا بینک زر پیدا کر سکتے ہیں؟ مرکزی بینک، زر کی قیمت کا تصور، زر کی عام قیمت کا تعین کیوں کر ہوتا ہے؟ زر کے متعلق پالیسی کیا ہو؟ بیرونی زر، گولڈ اسٹنڈرڈ۔ یہ اور اسی طرح کے دوسرے سوالات کا جواب آپ کو اس کتاب میں ملے گا۔

قیمت غیر مجلد للعہ مجلد للعہ

(۱۱) انواع فلسفہ۔ ترجمہ ظفر حسین خاں صاحب سابق انسپکٹر مدارس یوپی۔ یہ پروفیسر ولیم ارنسٹ ہاکنگ کی مشہور و معرکۃ الآرا کتاب "ٹائپس آف فلاسفی" کا سلجھا ہوا اور دل نشیں اردو ترجمہ ہے۔ جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے اس میں فاضل مصنف نے فلسفے کی تعریف کی ہے اور اس کی مختلف سمتوں سے فلسفے کے طالب علموں کو روشناس کرایا ہے۔ اس کا مطالعہ فلسفے کے ہر طالب علم کے لئے ضروری ہے۔ کتابت طباعت اعلیٰ۔

قیمت مجلد صہ غیر مجلد صہ

(۱۲) اطلاقی سماجیات۔ مصنفہ ڈاکٹر جعفر حسن عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد۔ اس کتاب میں فاضل مصنف نے عمرانیات کی ایک اہم شاخ اطلاقی سماجیات سے اردو داں پبلک کو روشناس کرایا ہے۔ عمرانیات کی مختلف شاخوں کا علم فی زمانہ نہایت اہم ہے لیکن اردو میں اس قسم کی کتابوں کی اعلیٰ تک کافی کمی ہے اس لئے یہ کتاب ایک بڑی ضرورت کو پورا کرتی ہے۔ کتابت طباعت اعلیٰ۔

قیمت مجلد للعہ

(۱۳) اسلامی فن تعمیر۔ بالتصویر ترجمہ سید مبارز الدین رفعت ایم اے۔ یہ آرنسٹ ڈائز ہیام ریچنڈ کی انگریزی کتاب کا اردو ترجمہ ہے اور اسلامی کلچر کی ایک اہم شاخ سے بحث کرتا ہے۔ مفید تصویروں اور نقشوں سے مزین ہے۔ کتابت طباعت اعلیٰ۔

قیمت مجلد سے ر

مہتمم انجمن ترقی اردو (ہند)
علی گڑھ

(باہتمام خیر الدین قریشی ایم اے مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں چھپا اور قاضی عبد الغفار صاحب پبلشر نے دفتر انجمن ترقی اردو (ہند) علی گڑھ سے شائع کیا)